

سپریم کورٹ رپورٹس (1998) SUPP. 1 ایس سی آر

سری سنگپیا کلی انپیا بسنگی (متوفی) بذریعہ ان کے قانونی نمائندے

بنام

لینڈ ٹریبونل، جاکھنڈی اور دیگران

15 ستمبر 1998

(ایس۔ ساگر احمد اور ایس۔ راجندر بابو، جسٹسز)

کرایہ داری اور زمین کے قوانین۔ کرناٹک لینڈ ریفرمز ایکٹ، 1961۔ دفعہ 21۔ کرایہ دار کے ذریعہ زمین میں سود کی تفویض۔ کرایہ داری موت۔ متوفی کے ذریعہ زمین کا عہد نامہ۔ اس کے تحت ایک منصوبہ یا وصیت زمین میں سود کی تفویض کے مترادف ہوگی۔ لیکن یہ صرف دفعہ 21 میں مذکور وارثوں پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ کرایہ دار کے خاندان کے لیے کسی اجنبی کے ساتھ عہد نامہ کا تصرف سود کی تفویض کے مترادف ہوگا۔ اس لیے ایکٹ کے دفعہ 21 کے تحت اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

الفاظ اور جملے۔ "وارث"۔ کرناٹک لینڈ ریفرمز ایکٹ کی دفعہ 21 کے تناظر میں معنی۔ کا مطلب ہے اور اس میں صیح کی مرضی کے مطابق صرف 'فطری وارث' شامل ہیں نہ کہ 'وارث'۔

'دفعہ 1' نے کرناٹک لینڈ ریفرمز ایکٹ 1961 کی دفعہ 45 کے تحت ایک درخواست دائر کی جس میں زمین کے سلسلے میں قبضے کے حقوق کا دعویٰ کیا گیا۔ کارروائی کے زیر التواء ہونے کے دوران اس نے ایک وصیت کی اور اے۔ 1 کے حق میں زمین کے سلسلے میں اپنے کرایہ داری کے حقوق وراثت میں دیے۔ ٹریبونل کے سامنے کارروائی کے زیر التواء ہونے کے دوران دفعہ 1 کا انتقال ہو گیا۔ اے۔ 1 نے 'دفعہ 1' کا قانونی نمائندہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے ایک اور وصیت پر عمل درآمد کیا جس کے تحت

ایچ۔ 1 نے دفعہ 1 کے بذریعے زمین پر دعویٰ کیا۔ لیکن لینڈ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ کی بیوی اور بچے (جواب دہندگان نمبر 2 سے 5) مذکورہ زمین کے سلسلے میں قبضے کے حقوق کے حقدار ہیں۔ حکم سے ناراض اپیل گزاروں نے اپیلٹ اتھارٹی میں اپیل کو ترجیح دی۔ اپیلٹ اتھارٹی نے اسے مسترد کر دیا۔ حکم نامے کے خلاف دائر نظر ثانی کو بھی مسترد کر دیا گیا۔

حکم کو چیلنج کرنے والی اس اپیل میں، اپیل گزاروں نے پیش کیا کہ وصیت کے تحت کی جانے والی وصیت صرف مسائل تک محدود نہیں ہے بلکہ اس میں دیگر شامل ہو سکتے ہیں اور وصیت کے تحت وصیت کرنا کرناٹک لینڈ ریفارمز ایکٹ کی دفعہ 21 کے تحت ممنوع تفویض یا منتقلی کے مترادف نہیں ہوگا۔

جواب دہندگان نے دعویٰ کیا کہ ایکٹ کے دفعہ 21 میں وصیت کے تحت جائیداد کی منتقلی کو خارج کر دیا گیا ہے؛ کہ دفعہ 21 کے تحت ممانعت کا مقصد کسی اجنبی کو جائیداد پر آنے کی اجازت دینا نہیں ہے اور 'وارث' کے بیان محاورہ کا مطلب صرف متوفی کے مسائل یا شریک حیات تک محدود ہونا چاہیے یا جو قانون کے تحت وارث کے طور پر تسلیم شدہ ہیں اور ان لوگوں تک نہیں جو وصیت کی ثالثی کی وجہ سے وارث بنتے ہیں۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے عدالت نے

منعقدہ 1.1: وصیت کے تحت ایک منصوبہ زمینوں میں سود کی تفویض کے مترادف ہوگا اور اس لیے کرناٹک لینڈ ریفارمز ایکٹ کی دفعہ 21 توضیحات کے تحت غلط ہے۔ [C-606]

1.2۔ وہ وارث جو جائیداد لے سکتے ہیں وہ ہیں جن کا حوالہ دفعہ 21 میں دیا گیا ہے، لیکن اس کے وارث کون ہیں اس کا تعین ایکٹ کے حوالے سے نہیں بلکہ اس معاملے پر شخصی قانون کے حوالے سے کرنا ہوگا۔ [60 ایس۔ ای]

شیونابنام راجپا، (1977) 1 کے ایل بے 146؛ دھریپابنام ریاست کرناٹک اور دیگر ان (1979) 1 کے ایل بے 18، مسترد کر دیا گیا۔

ٹمما کا کوم ویکنانانک بنام لینڈ ٹریبونل اور دیگر ان، (1987) 2 کے ایل جے 337، نے منظوری دی۔

2- کرایہ دار زمین میں کسی بھی سود کی تفویض درست نہیں ہوگی۔ پٹہ کے تحت کسی منصوبے یا پٹہ کو مذکورہ شق کے دائرہ کار سے باہر نہیں کہا جاسکتا کیونکہ اس طرح کی تفویض پٹے کو نمٹاتی ہے یا اس سے متعلق ہے۔ جب کسی وصیت کے تحت حقوق کا تصرف ہوتا ہے اگرچہ بعد از مرگ کام کرتا ہے تو اس کے باوجود کرایہ دار زمین پر اس کے حقوق کے بارے میں اس کے تحت ولی کے حق کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس صورت میں، کرایہ دار زمین کی تفویض ہوتی ہے، لیکن یہ حق وصیت کرنے والے کی موت کے بعد نافذ ہوگا۔ [605-ای-ایف]

3- دفعہ 21 کے پیچھے مقصد کرایہ دار کے خاندان کے اجنبیوں کو زمین پر آنے کی اجازت نہیں دینا ہے۔ پٹہ دار زمین کو ذیلی پٹہ یعنی کسی اجنبی کے ہاتھ میں منتقل کرنے کی اجازت نہیں ہے اور نہ ہی رکھے ہوئے لیز کے سلسلے میں کسی قسم کی تفویض کی اجازت ہے۔ لہذا، قانون سازی کے مقصد کو فروغ دینے کے لیے متوفی کرایہ دار اپنے حقوق صرف ایسے وارثوں یعنی شریک حیات یا کسی بھی اولاد کو تفویض کر سکتا ہے یا جو بازرشتہ داری کے ذریعے متوفی کرایہ دار سے متعلق ہو۔ جب کرایہ دار کے لیے یہ ممکن ہو کہ وہ جائیداد ان لوگوں کو منتقل کر دے جو عام قانون کے تحت ضروری نہیں کہ وارث ہوں اور جو صرف کسی وصیت کے تحت وصیت کی وجہ سے وارث بن جائیں، تو وہ خاندان کے لیے اجنبی ہوگا اور زمین پر درآمد کرے گا تا کہ زمیندار کو نقصان پہنچے۔ اس صورت میں، یہ فرض لیا جانا چاہیے کہ وصیت کے تحت ایک منصوبہ بھی ایک تفویض کے مترادف ہے اور اس لیے ایکٹ کے دفعہ 21 کے مقصد کے لیے درست نہیں ہے۔ [H-A-B-C-606]

ٹمما کا کوم ویکنانانک بنام دی لینڈ ٹریبونل اینڈ دیگر (1987) 2 کے ایل جے 337، منظور شدہ۔

انگر بالا ملک بنام دیبر بلا ملک، [1951] ایس سی آر 1125؛ ڈاکٹر انت ترمبک سبب بنام وسنت پرتاپ پنڈت، اے آئی آر (1980) بمبئی 69؛ بھورالال لچند شاہ بنام کنیا لال ناتھالال انوالا، اے آئی آر (1986) ایس سی 600؛ انڈین آئل کارپوریشن بنام ہما نقشو کمار گھوش، اے آئی آر (1983) کلکتہ 87 اور بالو اور دیگر ان بنام برد اور دیگر ان، اے آئی آر (1983) راجستان 13، کا حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : 1991 کی دیوانی اپیل نمبر 1998۔

1990 کے سی آر پی نمبر 4659 میں کرناٹک عدالت عالیہ کے مورخہ 7.9.90 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے سوریاکانت کے لیے ایس۔ کے۔ کلکرنی۔

جواب دہندگان کے لیے موہن وی۔ کٹارکی، اشوک کمار شرما اور ایم۔ ویرپا۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

راجندر بابو، جسٹس سنگپا کلیانپانگی نے سروے نمبر 169/1A میں شامل زمین کے سلسلے میں کرایہ دار ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے جام کھنڈی میں واقع تقریباً 16 ایکڑ 3 گنٹھاس کی پیمائش نے جام کھنڈی میں لینڈ ٹریبونل میں مذکورہ زمین کے سلسلے میں قبضے کے حقوق کی منظوری کے لیے درخواست دی۔ لینڈ ٹریبونل نے 28 مارچ 1988 کو ایک حکم دیا جس میں کہا گیا کہ مدعا علیہان 2 سے 5 مذکورہ زمین کے سلسلے میں قبضے کے حقوق کے حقدار ہیں۔ اس حکم سے ناراض ہو کر ڈسٹرکٹ لینڈ ریفارم اپیلیٹ اتھارٹی (جسے اس کے بعد "اپیلیٹ اتھارٹی" کہا جاتا ہے) کے سامنے اپیل کو ترجیح دی گئی۔ اپیلیٹ اتھارٹی نے اسے مسترد کر دیا۔ اس حکم سے ناراض ہو کر عدالت عالیہ کے سامنے نظر ثانی کی درخواست کو نا کام طور پر پیش کیا گیا۔ اس لیے خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

اس اپیل کی طرف لے جانے والے حقائق مندرجہ ذیل ہیں:

سنگپانگی نے کرناٹک لینڈ ریفارمز ایکٹ 1961 (جسے اس کے بعد "ایکٹ" کہا گیا ہے) کی دفعہ 45 کے تحت فارم نمبر 7 میں درخواست دی تھی جس میں زیر بحث زمین کے سلسلے میں قبضے کے حقوق کا دعویٰ کیا گیا تھا۔ کارروائی کے زیر التواء ہونے کے دوران اس نے ایک امیر جن کے حق میں زمین کے سلسلے میں

اپنے کرایہ داری کے حقوق کی وصیت کرتے ہوئے 8.4.1975 پر ایک وصیت کی جو اپیل کنندہ سنگپا کا قانونی نمائندہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے جس کی ٹریبونل کے سامنے کارروائی کے زیر التواء ہونے کے دوران موت ہو گئی۔ اس نے بدلے میں ایک اور وصیت پر عمل درآمد کیا جس کے تحت حسین سب مذکورہ سنگپا کے بذریعہ زمین پر دعویٰ کر رہا ہے۔ جواب دہندہ 2 مذکورہ سنگپا کی بیوی ہے جبکہ جواب دہندگان 3 سے 5 سنگپا کے بچے ہیں۔ لینڈ ٹریبونل کے ساتھ ساتھ اپیلیٹ اتھارٹی نے اس سوال کا جائزہ لیا کہ آیا کرایہ داری کا حق وصیت کے تحت وصیت کا موضوع ہو سکتا ہے۔ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے اپیلیٹ اتھارٹی نے کرناٹک عدالت عالیہ کے ایک فیصلے کا حوالہ دیا جس میں شیونابن نام راجیا، سی آر پی نمبر 6 319/7 مورخہ 29-3-1977 میں (1977) 1 کے ایل بے 146 (مختصر نوٹ مد 160) میں رپورٹ کیا گیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ کرایہ دار کے خلاف عہد نامہ کے ذریعے اپنے مفاد کو ٹھکانے لگانے کی کوئی ممانعت نہیں تھی۔ تاہم یہ کہا گیا تھا کہ اس طرح کا عہد نامہ متوفی کے وارثوں تک محدود ہونا چاہیے یا کرناٹک لینڈ ریفرمسز ایکٹ کی دفعہ 21 اور 24 کی تشریح ہونی چاہیے کہ کرایہ داری کے حقوق صرف قانونی نمائندوں کو وراثت میں ملتے ہیں نہ کسی اور کو؛ کہ کرایہ داری کو کرایہ دار کے وارثوں کے حق میں جاری رکھا گیا سمجھا جاسکتا ہے۔ یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ دفعہ 21 توضیحات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کرایہ داری کے حقوق کی منتقلی کا عدم ہوگی۔ عدالت عالیہ نے کوئی تفصیلی وجوہات نہیں بتائیں، لیکن یہ خیال رکھتے ہوئے کہ اپیلیٹ اتھارٹی اور لینڈ ٹریبونل نے بیک وقت یہ فیصلہ دیا ہے کہ مدعا علیہان 2 سے 5 قبضے کے حقوق دینے کے حقدار ہیں، ان کی طرف سے دیے گئے حکم میں مداخلت کرنے کی کوئی وجہ نہیں ملی۔

اپیل گزاروں کے فاضل وکیل، شری ایس۔ کے۔ کلکرنی نے پیش کیا کہ اس عدالت کی طرف سے انگریز بالا ملک بنام دیو برتا ملک، [1951] ایس سی آر 1125 میں مقرر کردہ قانون سے یہ واضح ہے کہ وصیت کے تحت کی جانے والی وصیت صرف مسائل تک محدود نہیں ہے، بلکہ اس میں دیگر شامل ہو سکتے ہیں اور وصیت کے تحت وصیت تفویض یا منتقلی کے مترادف نہیں ہوگی اور اس تجویز کی حمایت میں انہوں نے کرناٹک عدالت عالیہ کے (1977) 1 کے ایل بے 146 (شارٹ نوٹ مد 160) کے فیصلے پر مزید انحصار کیا جس پر ہم نے پہلے اشارہ کیا ہے اور دھارے پاپا بنام ریاست کرناٹک اور دیگر ان (1979) 1 کے ایل بے 18۔ انہوں نے پیش کیا کہ وصیت کوئی ایسا لین دین نہیں ہے جس میں جائیداد باہمی طور پر گزر جائے کیونکہ وصیت صرف کسی فریق کی موت پر اثر انداز ہوتی ہے اور یہ اس کے جانشینی کا طریقہ نہیں ہے اور

اس کی منتقلی یا تفویض کا کوئی عنصر نہیں ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ عدالت عالیہ کی طرف سے تیما کا کوم و بیکننا نانک بنام لینڈ ٹریبونل اور دیگر ان (1987) 2 کے ایل بے 337 میں لیا گیا نظریہ درست نہیں ہے اور اس میں عدالت عالیہ نے ڈاکٹرانٹ ترمبک سبٹیس بنام وسنت پرتاپ پنڈت، اے آئی آر (1980) بمبئی 69 میں بمبئی عدالت عالیہ کے فیصلے پر انحصار کیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ تفویض میں وصیت کے تحت ایک تصفیہ بھی شامل ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ بیان بمبئی رینٹ ایکٹ کے تناظر میں کیا گیا تھا اور اس قانون سازی کی اسکیم کے تحت یہاں تک کہ مرضی کے مطابق بھی شامل کیا گیا تھا۔ اس لیے انہوں نے ہماری بہت تعریف کی کہ اپیلٹ اتھارٹی کا نظریہ درست نہیں تھا اور اس میں مداخلت کی ضرورت ہے۔

مد مقابل مدعا علیہ کے فاضل وکیل شری موہن بنام کٹارکی نے پیش کیا کہ لینڈ ریفارمنس ایکٹ میں وارث یا تفویض کی کوئی تعریف نہیں ہے، ان تاثرات کے معنی کا پتہ لگانے کے لیے ہمیں ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ یا شخصی قانون دیکھنا ہوگا جیسا کہ متوفی سنگپا پر لاگو ہوتا ہے۔ انہوں نے پیش کیا کہ لینڈ ریفارمنس ایکٹ کی دفعہ 21 کے تحت فراہمی کی اسکیم میں وصیت کے تحت جائیداد کی منتقلی کو خارج کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ دفعہ 21 کے تحت ممنوعات کا مقصد کسی اجنبی کو جائیداد پر آنے کی اجازت نہیں دینا ہے۔ جہاں تک متوفی کراہہ دار کے خاندان کے افراد یا اس کے وارثوں کا تعلق ہے، قانون نے اس سے مستثنیٰ قرار دیا ہے جیسا کہ اس دفعہ کی شق میں کیا گیا ہے۔ لہذا، وارث کے بیان محاورہ کا مطلب صرف متوفی کے مسائل یا شریک حیات تک محدود ہونا چاہیے یا جو قانون کے تحت وارث کے طور پر تسلیم شدہ ہیں اور ان لوگوں تک نہیں جو وصیت کی ثالثی کی وجہ سے وارث بن جاتے ہیں۔ انہوں نے اے آئی آر (1980) بمبئی 69 کے فیصلے پر پختہ بھروسہ کیا جسے اس عدالت نے بھور لال لچند شاہ بنام کنیا لال ناتھ لال انتوالا، اے آئی آر (1986) ایس سی 600 میں منظور کیا تھا۔ انہوں نے پیش کیا کہ وارث یا تفویض کے بیان محاورہ کو کسی معاملے میں پیدا ہونے والے حالات کے لحاظ سے یا تو پابند معنی دیا جاسکتا ہے یا ایک وسیع تر معنی دیا جاسکتا ہے اور موجودہ معاملے میں دفعہ 21 کا مقصد بہت واضح ہے کہ جائیداد پر اجنبیوں کو شامل نہ کرنا وارثوں کے تصور کو ایک محدود معنی دینا ہوگا اور تفویض کے بیان محاورہ کو ایک وسیع تر معنی دینا ہوگا تاکہ وصیت کے تحت ایک تصرف کو شامل کیا جاسکے۔ انہوں نے دلیل دی کہ اس طرح دفعات 21 اور 24 کو ایک ساتھ پڑھنا پڑے گا اور اس طرح پڑھنا پڑے گا، کرنا ٹک عدالت عالیہ کی طرف سے تیما کا کون و بیکننا نانک بنام دی لینڈ ٹریبونل اور دیگر ان، (1987) 2 کے ایل بے 337 میں لیا گیا نظریہ ترتیب میں ہے اور یہ نظریہ درست

ہے۔ انہوں نے ہماری توجہ انڈین آئل کارپوریشن بنام ہمانگشو کمار گھوش کے فیصلوں کی طرف بھی مبذول کرائی، جو اے آئی آر (1983) کلکتہ 87 اور بالو اور دیگران بنام برد اور دیگران، اے آئی آر (1983) راجستھان 13 میں ان کی طرف سے پیش کردہ تنازعات کی حمایت میں رپورٹ کیا گیا۔

یہ معاملہ ایک مشکل اور مشکوک سوال کو جنم دیتا ہے کہ آیا وصیت کے تحت کوئی منصوبہ زمینوں میں سود کی تفویض کے مترادف ہوگا اور اس لیے، لینڈ ری فارمز ایکٹ کی دفعہ 21 توضیحات کے تحت غلط ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 21 کے تحت جو چیز ممنوع ہے وہ یہ ہے کہ کرایہ دار کے زیر قبضہ زمین کی کوئی ذیلی تقسیم یا ذیلی کرایہ داری یا اس کے تحت کسی مفاد کی تفویض نہیں ہو سکتی۔ اس میں مستثنیات تب ہوتے ہیں جب کرایہ دار کی موت ہو جاتی ہے، مشترکہ خاندان کے زندہ بچ جانے والے افراد اور اگر وہ مشترکہ خاندان کا رکن نہیں ہے، تو اس کے وارث کچھ شرائط کے ساتھ لیز پر دی گئی زمین کو تقسیم کرنے اور تقسیم کرنے کے حقدار ہوں گے۔ ایکٹ کے دفعہ 24 میں اعلان کیا گیا ہے کہ جب کرایہ دار کی موت ہو جاتی ہے تو مکان مالک کو ان شرائط و ضوابط پر ایسے کرایہ دار کے وارثوں کے لیے کرایہ داری جاری رکھنے والا سمجھا جاتا ہے جن پر کرایہ دار اپنی موت کے وقت تھا۔ توضیحات مکمل مقصد کو سمجھنے کے لیے ہمیں دفعہ 21 کو دفعہ 24 کے ساتھ پڑھنا ہوگا۔ دفعہ 24 صرف یہ واضح کرنے کے مقصد سے نافذ کی گئی ہے کہ کرایہ دار کی موت کے باوجود کرایہ داری جاری رہتی ہے اور ایسی کرایہ داری ایسے کرایہ دار کے وارثوں کے پاس انہی شرائط و ضوابط پر ہوتی ہے جن پر اس نے اپنی موت سے پہلے قبضہ کیا تھا۔ وہ وارث جو جائیداد لے سکتے ہیں وہ ہیں جن کا دفعہ 21 میں حوالہ دیا گیا ہے۔ اگر وہ مشترکہ خاندان کا رکن ہے تو مشترکہ خاندان کے زندہ بچ جانے والے افراد اور اگر وہ مشترکہ خاندان کا ایسا رکن نہیں ہے تو اس کے وارث تقسیم کے حقدار ہوں گے۔ ایک بار پھر اس بات کا تعین کرنا ہوگا کہ اس کے وارث کون ہیں، قانون کے حوالے سے نہیں، بلکہ اس معاملے پر شخصی قانون کے حوالے سے۔ کرایہ دار زمین میں کسی بھی سود کی تفویض درست نہیں ہوگی۔ پٹہ کے تحت کسی منصوبے یا پٹہ کو مذکورہ شق کے دائرہ کار سے باہر نہیں کہا جاسکتا کیونکہ اس طرح کی تفویض پٹہ کو نمٹاتی ہے یا اس سے متعلق ہے۔ جب کسی وصیت کے تحت حقوق کا تصرف ہوتا ہے اگرچہ بعد از مرگ کام کرتا ہے تو اس کے باوجود کرایہ دار زمین کے اپنے حقوق کے حوالے سے اس کے تحت ولی کے حق کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس صورت میں، کرایہ دار زمین کی تفویض ہوتی ہے، لیکن یہ حق وصیت کرنے والے کی موت کے بعد نافذ ہوگا۔ لہذا، اگرچہ یہ عام الفاظ میں کہا جاسکتا ہے کہ کسی اختراع کرنے والے تفویض کے مترادف نہیں ہوگا، اس نوعیت کے ایک خاص شرائط میں تشریح دوسری صورت میں ہونی چاہیے۔

اگر ہم دفعہ 21 کے پیچھے کے مقصد کو ذہن میں رکھیں تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ قانون کا مقصد کرایہ دار کے خاندان کے اجنبیوں کو زمین پر آنے کی اجازت دینا نہیں ہے۔ پٹہ دار زمین کو ذیلی پٹہ پر دینے کی اجازت نہیں ہے، یعنی کسی اجنبی کے ہاتھ میں جانے کی اجازت نہیں ہے اور نہ ہی لیز کے سلسلے میں کسی قسم کی تفویض کی اجازت ہے۔ اگر کرایہ دار اپنی دلچسپی متعین کر سکتا ہے، تو اجنبی زمین پر آسکتے ہیں، اور اس لیے، 'تفویض' کے بیان محاورہ کو اس طرح کا معنی دینا ہو گا تا کہ قانون سازی کے مقصد کو فروغ دیا جاسکے۔ لہذا، متوفی کرایہ دار اپنے حقوق صرف دفعات میں نظر آنے والے وارثوں کو تفویض کر سکتا ہے اور ایسے وارث صرف شریک حیات یا کوئی اولاد یا جائز رشتہ داری کے ذریعے متوفی کرایہ دار سے متعلق ہو سکتے ہیں۔ ہمیں اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ جب کرایہ دار کے لیے یہ ممکن ہو کہ وہ جائیداد ان لوگوں کو منتقل کر دے جو عام قانون کے تحت لازمی طور پر وارث نہ ہوں اور جو صرف وصیت کے تحت وصیت کی وجہ سے وارث بن جاتے ہیں، تو وہ خاندان کے لیے اجنبی ہو گا اور زمیندار کو نقصان پہنچانے کے لیے زمین پر درآمد کیا جائے گا۔ اس صورت میں، یہ فرض لیا جانا چاہیے کہ وصیت کے تحت ایک منصوبہ بھی ایک تفویض کے مترادف ہے اور اس لیے ایکٹ کے دفعہ 21 کے مقصد کے لیے درست نہیں ہے۔ اگر دفعہ 24 کو دفعہ 21 کے ساتھ پڑھا جائے تو اس کا مطلب صرف یہ ہو گا کہ زمین جانشینی کے طور پر متوفی کرایہ دار کے وارثوں کے پاس جاسکتی ہے، لیکن یہ قانون کی دفعہ 21 میں مقرر کردہ شرائط کے تابع ہے۔ لہذا، ہمارا خیال ہے کہ 1977 (1) کے ایل جے 146 (مختصر نوٹ مد 160) اور دھر بیپانام ریاست کرناٹک اور دیگر ان، (1979) 1 کے ایل جے 18 میں رپورٹ کردہ دو فیصلوں میں عدالت عالیہ کی طرف سے دیا گیا وسیع گوشوارہ قانون کے مقصد اور مقصد کو فروغ نہیں دے گا۔ لہذا، ہمیں بہتر نظریہ نظر آتا ہے جیسا کہ عدالت عالیہ نے تیما کا کوم و بینکنا نانک بنام دی لینڈ ٹریبونل اینڈ دیگر ان، (1987) 2 کے ایل جے 337 میں کہا ہے۔

تاہم، شری کلکرنی نے ہماری توجہ انگر بالا ملک بنام دیو برتا ملک، [1951] ایس سی آر 1125 میں اس عدالت کے ایک فیصلے کی طرف مبذول کرائی، جس میں یہ دلیل دی گئی تھی کہ ایک وارث لازمی طور پر فطری اولاد یا جائز رشتہ داری سے متعلق ہونے کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ دوسرے بھی ہیں اور اس لیے اگر کسی جائیداد میں ان کا کوئی مفاد وضع کیا جاتا ہے، تو یہ ایکٹ کی دفعہ 21 کے تحت ممنوع تفویض کے مترادف نہیں ہو گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وارث سے منسوب معنی اپیل گزاروں کے معروف وکیل کی طرف سے تجویز کردہ ہو سکتا ہے تاکہ اولاد اور جائز رشتہ داری سے متعلق دیگر افراد کو شامل کیا جاسکے یا بصورت دیگر جو وصیت

کے تحت آسکتے ہیں، لیکن اس معاملے میں فیصلہ کیا جانے والا حقیقی سوال یہ ہے کہ آیا اس نوعیت کا کوئی منصوبہ ایکٹ کی دفعہ 21 کے تحت آتا ہے یا نہیں۔ دفعہ 21 کا مقصد اور مقصد کرایہ داری کے حقوق کو صرف ان لوگوں تک محدود رکھنا ہے جو قانون کے تحت وارث کے طور پر جانے جاتے ہیں اور اس لیے اجنبیوں کو تفویض کرنا ممنوع ہے۔ اس طرح یہ دیکھا جاسکتا ہے کہ وارث کی وسیع تعریف زیادہ مددگار نہیں ہوگی۔ اس لیے اپیل کنندہ کا تعلیم یافتہ وکیل مذکورہ فیصلے سے کوئی مدد حاصل نہیں کر سکتا۔

لہذا ہم اس اپیل کو مسترد کرتے ہیں، تاہم فریقین کو اپنے متعلقہ اخراجات برداشت کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔

این۔ بے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔